



سوال نمبر ۱) منصہ میون نویسی سانس کے کرسٹس

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور سنے اور بولنے کی صلاحیتوں کے ساتھ مادہ اسے عقل و علم اور علم و فضل بھی عطا کیے ہیں۔ ایک تعالیٰ کی طائفات پر غور و فکر کرنے، اس کا مستعار دہ کرنے اور اس میں جھوٹے ہوئے خزانے دریافت کرنے کی بھی دعوت دی ہے۔ اسی لیے انسان اپنی فطری صلاحیتوں کو کام میں لائے ہوئے نہ سرف سوچ، بحائز، ستاروں، زمین، آسمان و قضاوتی جیسے مظاہر قدرت کو سمجھنے کی کوشش کرتا جلا آریا ہے بلکہ طائفات میں موجود تمام عناصر میں موجود وسائل کو دریافت کر کے اپنے استعمال میں لانے کے لیے سخت نہیں۔ بحدارانہ سرتا جلا آریا ہے۔

خیلے کی گردہ کھوئی جبکہ سردا جملہ ہے
رائد کو خلاؤں میں بھیجا ہے سیزرا نہ
اب ذوق تجسس کا آک اور لی خال م ہے
کھوئیں گے خلاؤں میں سم خود پی دیمرا نہ



جوں کہ سائنس علم کا دروس راتم ہے، اس نے انسان عقل،
علم کے ذریعے سے جو ابجادات سرتاہیے، وہ سائنسی ابجادات
کیلائی ہیں۔

موجودہ دروس سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔
آج ایک بیٹھ دبائیں کو سارا گھر روشن ہو جاتا ہے۔ پتکھے،
اگر کنڈیسز اپنا کام ہانے لگتے ہیں اور ہم گرمی کی پیش سے
سیار ہو جاتے ہیں۔

ے آنکھ تو پچھو دیکھتی ہے لیک پہ آسکتا نہیں
رُخ و حیرت ہوں نہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

عرض ہمارے گھر سائنس کی ابجادات سے اس سے سچ جعل ہیں کہ اگر
بیرانے دور طاکوئی شخص ہمارے دور میں آئے تو اسے ہے ایک
جادوی دنیا کا مان ہو۔ ہمیں اپنے چھروں سے باہر اور دروس کے
شہروں یا مملکوں میں آنا جانا بہرنا ہے۔ اس حوالے سے درائع
نقل و حمل بر لطیر در اس توانا قابل تلقین حد تک انقلاب
نظام ہاتا ہے۔ حد ید ٹیکنا لوجی نے ہمارے ذائقے آمد در وقت
کو گو یا جادوی بنا دیا ہے۔ فاصلہ سہیٹ کر رہ گئے ہیں۔



سالوں کے فاصلے دو دلنوں میں اور دلوں کے فاصلے گھنٹوں اور
ہنروں میں طہر ہو جاتے ہیں۔ موڑ سائیکل ۶۰ میٹر کار
گاڑی، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز جیسی ابجادات ہمیں
وہ قوت عطا کر جلی ہیں کہ تم فاصلوں کے ساتھ ساتھ
وقت کو بھی محفوظ کرتے ہیں۔

جدید ابجادات سے موافقیات کے

نظام میں بھی ان گنت تبدیلیاں آئی ہیں۔ ریل گروہ ٹیکل ورن
فوں، مو باٹل، فریس، ائر پرست ای ابجادات ہیں جن
کے سب یہ ساری دنیا کو اپنے سامنے موجود باتیں ہیں۔ تم دور سکو
کر جائیے دنیا کے کسی بھی کوئے میں ہوں سب کچھ برآمد راست
ہیں اور دریکو سکے ہیں۔ دنیا میں نیا جل ریا ہے سب معلوم
کر سکتے ہیں۔

جو محنت شہر ہوتی تجارت شہر ہوتی کسی قوم کی شان و شوکت شہر ہوتی

انٹریست سرای میلے ذریعے جنریلائز میں ہزاروں ٹکرو
میل دو روپتوں کو بینعامات، مفاہیم، تہذیب، اسیاق
اور اشعا روغیرہ بھیجے جاتے ہیں۔



موجودہ دور میں موبائل فون بے کمپوئٹر کا طبقہ بھی سا جا رہا ہے
طلبہ تکمیلی ٹھرڈ یو سائنس رکو سر اینٹرنسیں اُن پر سہ سی سے بھی
سی بھی وقت تعلیمی ادارے، پستھنہ تعلیم اور تعاونی و نیرو
کے بارے میں بھرپور معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اُن
تکمیلیات نے درس و تدریس کے نظام کو بہت موثر، علاج
معاونت کے مستلزمات کی فراہمی کو آسان اور معلومات
عامہ تک عالم آدمی کو سائنس کو ممکن اور آسان بنادیا۔

بے بھرپور دنیا میں اچھتی نہیں قومیں جو شرب کلپیمی نہیں رکھتا، وہ ہشتر کھا!

سالنہ دالوں نے انسانوں کے شمار احسانات کے ہیں۔ انسان
کی انفرادی اور راجحہ میں زندگی اُن کے احسانات سے
بھری ہے۔ اُجھ کا انسان بالوں کی تراش خرائی
دانہوں کی صحت و صفائی، بینائی کے معاملات، تند رستی
اور سماں سے کر جو توں اور حرثاں کی سائنسی ایجاداں
کا صرف کوئی منصب نہیں۔ اجتماعی لحاظ سے ہڑوں اور دیگر
عمارات کی تعمیرات، انجام کی ہدیت سے کے برہام



آدمی ترقی، بحثی، پس اور صاف پانی کی خواہی و عمر 0
ہماری اجتماعی زندگی پر سائنسی ابجادات کے احسانات
کی منابع ہیں۔ اگرچہ سائنسی ترقی میکر قصور و ارتیں بھی
سلیں۔ اس تکمیل کا حال ہیں قصور میں صرف منفی سورج
کا درخت ہے جس کی وجہ سے سائنسی ابجادات
کا منفی استعمال ہو سکتا ہے۔

— یہ کائنات ابھی ناتماک ہے شاید
کہ آرٹی ہے دمادِ مددائے لئے قیکون

حقیقت ہے کہ سائنسی ترقی بل و لوت ہماری معیشت، صفت
تبارت، زراعت، تعلیم، اور تفریغ جسے تمام شعبوں جاتیں
ترفتاری سے ترقی کر دیں ہیں۔



سوال غیر۔ ۲۔ سبق کا خلاصہ

مولوی نوریں احمد

مسنف اکنام، شاہد احمد دیلوی

مخفف بیان کرتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب کو اس وقت
دکھا دیب میری ٹھر صرف باج نہ سیقی۔ تم **تین ہائی** اپنے
والا کے ہمراہ حیدر آباد کن سے دلی آئے ہے۔ اور تھاری بادلی
میں واقع ان کے مقام پر گئے ہے۔ ہر ایک بین برڑے
دلان میں یانکل پیر سے ڈائل برڑے میاں سے پیٹ کر راہ باٹا فی
دیکھ لگ روتے رہے۔ اور ہر ہمیں حلم دیاں یا رہدار آتا کو سلام میر،

مولوی نوریں احمد کو زمانہ سازی بلکہ نیس آئی ہی -
حیدر آباد میں برڑے برڑے ہنڑوں پر فائز رہے تاکہ کسی کو
خوش نہ کر سکے اسی لیے نینیں کے کسر جلد و ایسیں ذلی جائز
ہے۔

ریاست جاودہ کے دالی نواب افتخار کے بھائی نواب سرفراز ملی
بیمار پر گئے۔ دنیا وھرے صلاح سردار مگر فاقہ نہ تھا کوئی۔ ایک
دن **خواب** میں مولوی نذیر احمد کو دیکھا کہ ان سے کہہ رہے
ہیں کہ یہمارے **قرآن کا ترجمہ** جسیواں ہو، ایچھے ہو جاؤ کر۔

نواب صاحب نے مصرے والر کو فطہ لٹھا کر ترجمہ شائع کرنے
کی اجازت مانگی۔

ایک دفعہ احسن التفاہیں کے معنف احمد

حسن صاحب جب جہنم مولوی نذر احمد کے غفرنیت رکھے، ان کی
لیکھیاں دیکھ کر لیا کہ ان پر میل کی تھی جس کو ہوئی ہے اب
ا جائز دیں تو ایں ہیں حالوں سے صاف تر دوں مولوی
جس پر ٹکے اور لیا کر ان پر نئوں کے ستارے دس۔ میں عجبور سے
دلی آکر بنجابر شدی کی مسجد میں رات را در حرم مسجد
نرنس پر لئیاں ٹھپا کے بڑھا کر تاھا۔

مولوی نجیں سے اٹھائی جانے والی **مکملیتوں گاڑ کر بڑے فخر ہتے کرتے**
ھے۔ حسن مسجد میں وہ اس کا امام بڑا سخت مزاج اور
برجم ہتا۔ سخت سردوں میں یہ اپنے بھائی کے بھراہ سو
رسے ہو رہے تو علی الیاعین اپنی لات رسید کر کے جھپٹا دیتا۔ مولوی
صاحب محلداروں کے گھروں سر دیوار مانگ کر لایا



کرنے لگے۔ اہس کھروں میں ایل کھرے مال مولوی عبد القار
کے کھڑا مبھی کرنے لگا۔ بیان تک کے ان کی بھی کو بھن پلانا بڑتا جو
اُتر ماری رہی۔ ہی سڑکی آگے چل کے ان کی بھوپی تی۔
سر سید احمد خان مولوی صاحب سے میں باس سال بڑے
ھے لیکن مولوی کی اس قدر عزت سر تھے نہ مولوی عذایت اٹھ کے
صوابق ایک دفعہ جب حضرت لاکھور سے دیلی آریے ھے تو
سر سید نے کسی بات کے سلسلے میں نہ۔ میں اس لائق جو نہیں
کوں کے آریے کا جو تھے سے شمی بازدھوں۔ مولوی صاحب جی
سر سیدی بڑی عزت نہایت تھے۔

مولوی نزیم کو عمری
زبان پر غیر معمولی عبور حاصل ھتا۔ لوگ کی سال تک ان
سے تعاضتہ سرتے رہے نہ آپ قرآن ظائزہ کریں یکل وہ ناٹھ رہے
جب لکھا تو ڈھائی سال بعد شائع ہوا۔ فرمایا سرتے ھے نہ میں
خدا کو اور نہ اپنے روپوں کے لئے لکھیں، میر ترقہ اپنے سالہای
کیونکہ یہ صراحت و شہادت آخیرت ہے۔